آوارہ کتوں کے انسداد

کی

سکیم

مصنفہ ومولفہ

شری سوامی ہری مہاراج ہر کول صاحب

سنہ ۱۹۴۰ء میں مکمل ہو کر ہری ہر آشرم اننت ناگ
سے شایع ہوئی

شکریہ

اس پمفلٹ کے بنانے میں پنڈت ڈی این رینہ صاحب ایم۔ اے نے میری مدد کی۔ جس کے لئے میں ان کا بہت ہی ممنون ہوں۔ نیز پنڈت شو جی کول صاحب اکونٹنٹ ڈویژنل انجینئر صاحب سری نگر کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس کام میں سہا یتا دے کر ہمارا ہاتھ بٹایا ہے

ہری ہر

آوارہ کتّوں کے اِنسداد کیلئے سکیم

آوارہ کتے نہ صرف دوسروں کے لئے پریشانی اور تباہی کا باعث ہوکر بارگراں ہو رہے ہیں. بلکہ اپنے لئے بھی. ان کے لئے نہ کہیں خوراک کا انتظام ہے. اور نہ مکان کا. ان کی زندگی دکھوں سے بھرپور اور غیر ضروری معلوم ہو رہی ہے.

گو قدرت نے جو وصف کُتّے میں پیدا کئے ہیں. وہ شاید ہی اور کسی جانور میں ہوں گے. لیکن اس میں جو عیوب بھی ہیں. وہ بھی کچھ کم نہیں.

پہلے ہم ناظرین کی توجہ کُتّے کی اوصاف کی طرف مبذول کرتے ہیں. جن میں چند ایک یہ ہیں.

(۱) کُتّا پرلے درجے کا وفادار ہے۔ مثل مشہور ہے۔ سگ وفادار۔

(۲) کُتا غضب کا بُردبار اور صابر ہے۔ اس کو کِتنا ہی ماریں۔ پیٹیں۔ برداشت کریگا۔ نہ صرف اِتنا ہی بلکہ سردی۔ گرمی۔ بُھوک۔ پیاس برداشت کرنے میں مشہور ہے۔

(۳) کُتا از حد نمک حلال ہے۔ احسان کو کبھی فراموش نہیں کرتا۔ اس کی جان جائے۔ لیکن اپنے جیتے جی مالک پر کبھی آفت نہ آنے دیگا۔

(۴) کُتا ہلکی نیند سوتا ہے۔ اور بہت کم۔

(۵) کُتا بہت کم کھاتا ہے۔ اگرچہ ساتھ ہی سیری نہ ہونے کی وجہ سے کُتّے کی بھوک کبھی ختم نہیں ہوتی۔

(۶) کتا دیگر جانوروں کے مقابلے میں بہت ذکی الحس ہے۔

(۷) بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ کُتا جب بھونکتا ہے۔ تو اُسے پوشیدہ اسرار اور آسمانی بلائیں دکھائی دیتی ہیں۔ بلکہ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ کُتے پر الہام نازل ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ باتیں ابھی محتاج تحقیق ہیں

اب اِس کے عیوب بھی سنئے

(۱) رات دن جھک جھک اور بک بک

(۲) آپس ہی میں جنگ و جدل اور عناد۔

(۳) ایک جگہ کا کُتا دوسری جگہ جا نہیں سکتا۔ وہاں کے کُتے دیکھتے ہی اُس پر حملہ آور ہوتے ہیں

(۴) جب کوئی زبردست کُتا کمزور کُتے کو کاٹتا ہے۔ تو دیگر کُتے بھی اس کمزور کی حمایت کرنے کے بجائے حملہ آور ہو کر کاٹ کھاتے ہیں۔

(۵) مباشرت کے وقت نر مادہ کی آپس ہیں بندش نہ صرف کُتے کی پریشانی اور عذاب کا باعث ہوتی ہے۔ بلکہ نہایت ہی قابل شرم ہے۔ یہ بات دوسرے کسی جانور میں نہ دیکھی اور نہ سُنی ہے۔

(۶) کتا ہر جگہ پاخانہ اور قے کے ذریعہ سے گندگی پھیلاتا ہے۔ اور مہلک امراض مثل ہیضہ وغیرہ پھیلاتا ہے۔

(۷) کُتا گندہ۔ سڑے۔ گلے گوشت اور دیگر گندہ فضلات کھاتا ہے۔

(۸) کتا متواتر اور بہت زیادہ بچہ کشی کرتا ہے۔

(۹) پاگل کتوں کے کاٹنے کے خطرناک نتائج اظہر من الشمس ہیں۔ دنیا میں اس سے بدتر شاید ہی اور کوئی بری بلا ہوگی۔ میں سنی سنائی باتیں نہیں لکھتا بلکہ کئی انسانوں اور اپنے گھر کے گائے بیل وغیرہ حیوانوں پر اس کے برے نتائج مشاہدہ کر چکا ہوں۔

علاوہ اس کے جب انسان یا کتے یا گائے بیل وغیرہ حیوانوں کو باولا کتا کاٹتا ہے۔ وہ بھی پاگل ہو جاتا ہے۔ اور اس میں بھی وہی علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور اس کے کاٹنے سے بھی وہی زہر پھیل جاتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ پاگل کتے کے کاٹنے کے زہر کا سات سال تک عود کرنے کا اندیشہ

رہتا ہے۔ بعض جگہ لکھا ہے۔ کہ زیادہ خوف چالیس دن
یا چھ مہینے تک رہتا ہے۔ خیر کچھ بھی ہو۔ لیکن یہ طے شدہ
امر ہے۔ کہ اس بلا سے تمام جاندار نجات اور پناہ
مانگ رہے ہیں۔ پاگل کُتّے کے کاٹنے سے جو اذیت
اور دُردشا پیدا ہوتی ہے۔ وہ کسی کو نصیب نہ ہو۔
اس کی مفصل تشریح کے لئے ایک علیحدہ کتاب لکھنے
کی ضرورت ہے۔ یہاں پر بخوفِ طوالت یہ معاملہ نظر
انداز کیا جاتا ہے۔ مطلب صرف یہ ہے۔ کہ یہ سب
واردات آوارہ کتوں کی موجودگی سے رونما ہوتے
ہیں۔ اور سٹیٹ کو بھی زیربار اخراجات ہونا پڑتا ہے
چند سال پہلے کسولی میں اس کا علاج ہوتا تھا۔ اب
ہماری سرکار نے صدر ہسپتال سری نگر و جموں میں

بھی اس کے علاج کا انتظام کیا ہے؟

چنانچہ اس ضمن میں دریافت ہوا۔ کہ صرف ہماری ریاست میں پاگل کتّوں کے کاٹنے کے علاج میں ہر سال پانچ ہزار روپیہ خرچ ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک کتے کو زہر کھلانے میں بھنگیوں کو چار آنہ ملتے ہیں۔ اس پر بھی نہ معلوم کتنے ہزار روپیہ حکومت کو خرچ کرنے پڑتے ہیں ہماری سکیم پر کاربند ہونے سے چند سال کے بعد یہ رقم ہمیشہ کے لئے بچت ہو سکتی ہے۔

آوارہ کتوں کے انسداد کا سوال

پہلے شری مہاراجہ سر پرتاب سنگھ جی آنجہانی کے وقت میں یہ سوال پیدا ہوا تھا۔ آنحضور رحم و انصاف

کے مجسم پُتلے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میرے راج میں اور خاص کر میری موجودگی میں یہ کبھی ممکن نہیں ہوسکتا کہ آوارہ کُتّوں کو کسی طرح بھی جان سے مار ڈالا جائے ہاں اس کا ایک علاج ہوسکتا ہے۔ کہ کوئی ایسا وسیع احاطہ منتخب کیا جائے۔ جہاں تمام ملک کے آوارہ کتوں کو اکٹھا کر کے نر اور مادہ کو الگ الگ کر دیا جائے۔ لیکن اس کام کے لئے ایک معقول رقم چاہئے تھی۔ جس سے آوارہ کتوں کے کھانے پینے کا مکمل انتظام ہوسکتا۔ لاگت کی زیادتی کی وجہ سے یا شاید اور کسی وجہ سے سوال ملتوی رکھا گیا۔

نوٹ:۔ آوارہ کتوں کا اکٹھا کرنا اور اکٹھے رکھنا میرے خیال میں ناممکن ہے۔ اور یہ علاج غلط فہمی پر مبنی ہے۔ (مصنف)

دورِ جدید

دورِ جدید میں کتوں کو زہر کھلا کر نہایت بے رحمی سے تڑپ تڑپ کر جان سے مار ڈالنا شروع ہوا چنانچہ میں نے بچشم خود کئی جگہ اس کے درد انگیز نظارے دیکھے۔ اور میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ مجھ سے اس قسم کی بے رحمی برداشت نہ ہو سکی۔ میں نے اس قسم کی ہلاکت بند کرنے کے لئے ایک درخواست پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی کو دے دی۔ جس پر کئی ہندو مسلمان لیڈران ملک وقوم و میونسپل کمشنران سری نگر نے میرے ساتھ متفق ہو کر اس ظلم کو بند کرنے کے لئے اپنی رائیں ظاہر کیں۔ اور اخبار مارتنڈ

میں بھی اِس کی ایک کاپی بغرض اشاعت بھیجدی
جس پر میرے پیارے قدردان دوست پنڈت
کشیپ بندھو جی نے اپنے جادو بھرے قلم سے مذاقیہ
پیرایہ میں ایک چلینت لکھا۔ حاصل کلام کُتّوں کو زہر کھلا
کر مارنے کا طریقہ کسی حد تک بند ہوا۔

اس کے بعد ہم نے اخبار "ملاپ" لاہور میں پڑھا۔
کہ کمشنر دیہات سدھار پنجاب نے آوارہ کتوں کے انسداد
کے لئے انہیں پیدا ہوتے ہی پانی میں ڈبوا کر مارنے کا
طریقہ جاری کیا ہے۔ میں نے صاحب کمشنر پنجاب کو ایک
چٹھی لکھی۔ کہ یہ طریقہ رحم پر مبنی نہیں۔ اس طرح کی ہلاکت
بند ہونی چاہئے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے

کہ آوارہ کتوں کا انسداد کس طرح کیا جائے۔ میں اپنی رائے کے مطابق سکیم پیش کرتا ہوں۔ لیکن اسے عملی جامہ پہنانا سرکار والا اور حکام مجاز کے اختیار میں ہے، اگر وہ دلچسپی لیں تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ یہ بے رحمی بند نہ ہو۔ لیکن ساتھ ہی پبلک کی دلچسپی لینے کی بھی ضرورت ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ کی طرف سے اگر کوئی بھی قانون نافذ ہو جائے۔ اس میں پبلک کا بھی تعاون ہونا چاہئے کشمیر گورنمنٹ نے صغر سنی کی شادی۔ تمباکو نوشی نابالغاں انسداد بے رحمی حیوانات وغیرہ کئی باتیں قانوناً بند کردی تھیں لیکن کم سمجھ اور غیر مہذب لوگوں نے قانون کی پیروی سے

لاپرواہ ہوکر ملک کو قعرِ مذلت میں گرا دیا۔

ممبرانِ اسمبلی کے لئے واجب ہے۔ کہ اگر مناسب سمجھیں تو اس قسم کا قانون، پاس کر دائیں۔

مجھے اس سے بہتر اور طریقہ نظر نہیں آتا۔ کہ جس وقت کسی کتیا کے بچے پیدا ہوں۔ تو جو اُن میں سے نر ہوں۔ اُن کو فوراً آختہ کیا جائے۔ اگر حکومت چاہے۔ تو بالغ کتوں کو بھی بیہوش کر کے آختہ کیا جا سکتا ہے۔ اس ترکیب پر عمل پیرا ہونے سے بچہ کشی بند ہو کر چند سال کے اندر اندر آوارہ کتوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ پرانے کُتّے بہ قضائے خود مرتے جائیں گے۔ اور آئندہ بچہ کشی بند ہو جائے گی۔ جو کتے کہیں کہیں گھروں میں رہینگے ان کا مالک ان کی پرورش اور نیک و بد کا ذمہ وار ہوگا۔ کُتّا پالنے والے کو ہدایت ہو۔

کہ کُتے کے گلے میں کسی دھات کا ٹکڑا باندھ دیا جائے۔ جس پر مالک کا نام لکھا ہوا ہو۔

آختہ کرنے کے لئے جدید قسم کی کُند قینچی خاکروبوں اور گاؤں کے چوکیداروں کو مہیا کی جائے۔ خرچ بھی غالباً بمقابلہ زہر دہی کے بہت کم ہوگا۔

دیہات کے آوارہ کتوں کے انسداد کے لئے تحصیلدار صاحبان کو ہدایت ہو۔ کہ وہ جملہ نمبرداروں و چوکیداروں کو تحصیل میں بُلا کر انہیں اس بات کے لئے تنبیہ کریں۔ کہ جس کسی گاؤں میں جہاں کہیں کوئی کُتیا بچہ دے گی۔ تو فوراً انہیں آختہ کیا جائے۔ جو نمبردار یا چوکیدار اس کام سے دریغ کریگا اس کے لئے کچھ واجبی سزا بھی مقرر ہونی چاہیئے۔

شہر ہری نگر و دیگر قصبہ جات میں میونسپل کمیٹی

ڈاؤن ایریا کمیٹیوں کے ذریعے سے یہ کام بآسانی ہو سکتا ہے۔ بذریعہ محلہ افسراں اسکی رپورٹ ہو۔ اور بذریعہ خاکروبان آخننہ کرنے کا انتظام ہو۔

سوامی ہری ہر کول صاحب کشمیر

(شری سوامی ہری ہر کول صاحب ' پبلشر نے عالمگیر الیکٹرک پریس تحصیل بازار لاہور میں چھپوا کر اننت ناگ کشمیر سے شائع کیا)